Dareecha-e-Tahqeeq
دریچۂ تحقیق
ISSN PRINT 2958-0005 ISSN Online 2790-9972
VOL 3, Issue 3
www.dareechaetahqeeq.com dareecha.tahqeeq@gmail.com

ڈاکٹر محمد اسماعیل جوعیہ
ڈاکٹر احمد حسین ہادی
ٹکساس، یو ایس اے۔

کرنل محمد خان کی اردو مزاح نگاری بحوالہ خصوصی بسلامت روی

Dr.Muhammad Ismail Joyia
Dr.Ahmad Hussain Haady
Texas, USA

Col.Muhammad Khan,s Comic Writing With Reference to"Basalamat Ravi"

Colonel Muhmmad Khan is one of the greatest humor writer of the Pakistan Millitary humorists. Along the military he has also a valuable place among the other literary movements. He wrote different books on humor, and from them "BaslamatRawi", is consisting of 335 pages. Basically this book is a "Travelogue" because of Colonel Muhammad Khan travelled across the country many times. He has a very close and keen abservations of the people of the other countries, he also knows their traditions, customs, and systems. So, he urges all this in his books in a very beautifly style of humor. His humor is full of joy, pleasure and sweetness. He uses short, simple and easy sentences in his writing. He is very different kind of humor writings. He is a master-piece of humorists writer. He has also a fun of writing according to the situation. He avoides the artificial writings, focuses on the originality and purity. In his humor, he uses other languages along with Urdu, like as English, Parsian, Arabic etc. So, he fulfilled a strong tradition of humor writings in the field ofUrdu humor.

Key Words: literary movements, humor, master-piece, artificial writings, strong tradition.

Corresponding Author's Email: ismailjoyia7@gmail.com

کھنگالا گیا, مکالماتی انداز, دو بالشت کا سوٹ, گل افشانیءگفتار, رائیگاں, مزاح کشید کر لیتے, ڈاڑھی کے پھیلاؤ اور مونچھوں کے گھیراؤ, نیا بانکپن

کرنل محمد خان عسکری مزاحیہ ادب میں ایک قدرآور مزاح نگار کے طور پر جانے جاتے ہیں۔ عساکر پاکستان میں ہی نہیں بلکہ تمام ادبی حلقوں میں انہیں بڑی عزت واحترام سے دیکھا جاتا ہے۔ اردو طنز و مزاح کے حوالے سے آپ کی پہلی کتاب "بجنگ آمد" دوسری "بسلامت روی" اور تیسری کتاب "بزم آرائیاں" ہیں۔ اپنے اس تحقیقی مضمون میں صرف "بسلامت روی" پر گفتگو کرنی ہے۔

"بسلامت روی" کا کمپیوٹرائزڈ کتابت کے ساتھ پہلا ایڈیشن غالب پبلشرز لاہور والوں نے ۱۹۹۲ء میں شائع کیا جو ۳۳۵صفحات پر مشتمل ہے۔ ویسے یہ کتاب پہلی دفعہ ۱۹۷۵ء میں شائع ہوئی تھی۔ اس کتاب کا انتساب "پیکرِ ایثار ووفا بخت کے نام ہے"۔ دوسرے صفحے پر اقبال کا ایک شعر درج ہے۔

شاعر کی نوا ہو کہ مغنی کا نفس ہو
جس سے چمن افسردہ ہو وہ بادِ سحر کیا!

اس کتاب کا مقدمہ کرنل محمد خان نے خود لکھا ہے۔ یہ کتاب کل (۹) ابواب پر مشتمل ہے۔ اس کتاب کے ۱۴۲ ذیلی ابواب ہیں۔ جو اپنے اندر طنزومزاح کا بھرپور تاثر رکھتے ہیں۔ چند ایک مثال کے طور پر میں لکھ رہا ہوں جیسے "انگریزی ہیر کو بھی کھیڑے لے گئے ایک بزرگانہ ہنہناہٹ""پی آئی اے نے چھابڑی لگائی" ٹھہریئے ملک الموت صاحب مجھے ٹائی لگا لینے دیجئے" وہ ذرا قبض کے ساتھ مسکراتے ہیں""کیا خدا نے حسینوں کو ملازمت کے لیے پیدا کیا ہے"" ایئر ہوسٹس گھر اجاڑنے میں کیا مدد دے سکتی ہے""اور میر تقی میر انفنٹری میں" وغیرہ اس کے علاوہ اسی طرح کے بے شمار ایسے ذیلی عنوانات ہیں جن سے طنز اور مزاح ٹپکتا ہوا نظر آتا ہے۔

بنیادی طور پر "بسلامت روی" کرنل محمد خان کا سفر نامہ ہے۔ مگر کرنل صاحب نے اس کتاب کی ابتدا ہی میں لکھ کر کہ یہ سفر نامہ کے بجائے "آدمی نامہ" ہے اپنی جان چھڑا لی ہے۔ اگر ابھی یہ سفر نامے کے کچھ لوازمات نہ بھی پورے کرے تو ہم کرنل صاحب پر کوئی قدغن نہیں لگا سکتے۔ کرنل صاحب فوجی ہونے کے ساتھ ساتھ ایک صاحب طرزِ ادیب بھی تھے اور دانش مند بھی۔ وہ اپنی کتاب "بسلامت روی" کے بارے میں یوں لکھتے ہیں:

"وہ داستان کیا جسے زیب سے محروم کیا جائے وہ دلہن کیا جس نے سرخ جوڑا نہ پہنا ہو۔ لیکن خوش قسمتی سے یہ کتاب سفر نامے سے زیادہ آدمی نامہ ہے۔ اس میں مقامات کا ذکر کم اور شخصیات کا زیادہ ہے"(۱)

کرنل صاحب مزاح نگار کے ساتھ ساتھ بڑے دانشمند اور گہرا مشاہدہ رکھنے والے انسان تھے۔ انہوں نے صرف ایک جملے کا بیانیہ دے کر اپنے سفر نامے کو "آدمی نامہ" بنادیا ہے۔یوں سفر نامے کے بہت سے فنی اور فکری لوازمات سے جان چھڑالی ہے۔یعنی انہوں نے کہا ہے کہ اس سفر نامے میں نہ تو زیادہ تاریخ کو کھنگالا گیا ہے اور نہ ہی جغرافیائی معلومات پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ البتہ لوگوں کے ساتھ ہونے والی ملاقاتوں اور یادوں کو بڑے رنگ برنگے انداز اور دلچسپ اسلوب میں بیان کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ویسے تو کرنل صاحب کو اللہ پاک نے مزاح ہی ایسا بخشا تھا کہ آپ کی طبیعت میں مزاح کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا۔ آپ جدھر جاتے طنزومزاح کی رنگارنگ پٹاریاں کھولتے جاتے۔ ایک جگہ آپ نے مکالماتی انداز اپناتے ہوئے عورتوں پر طنز کی ہے۔ جس کے اندر مزاح بھی چھپا ہوا ہے۔اقتباس دیکھیں:

"ولید بولے "پہلے ان سے ملو: مسٹر خان، میرے مہربان۔

بولی: میرے بھی ہیں

اور پھر ہماری طرف مصافحہ کے لیے ہاتھ بڑھاتے ہوئے کہا: آپ بھی آئیں مسٹر خان

کہا: شکریہ، میرے پاس تو نہانے کے کپڑے نہیں

بولی: یہاں بیدنگ سوٹوں کی کمی نہیں اور مرد کا بیدنگ سوٹ ہوتا بھی کیا ہے؟ ایک بالشت کپڑا! اور مسکرادی

ہم نے کہا جی ہاں: ظلم تو عورتوں کے ساتھ ہوتا ہے۔ پوری دو بالشت کا سوٹ پہننا پڑتا ہے

بولی: پہننا نہیں کسنا پڑتا ہے

اور پھر بیرے سے بولی دو مردانہ کاسیٹوم لے آؤ۔"[۲]

کرنل محمد خان عساکر ادیبوں میں اپنا ایک منفرد و ممتاز مقام رکھتے ہیں۔ وہ لفظوں کو استعمال کرنے کے تمام حربے اور گُر بخوبی جانتے تھے۔ ان کی طبیعت میں بڑی گہرائی پائی جاتی تھی۔ وہ جس منظر کو دیکھتے اور جس کسی سے ملاقات کرتے اس میں سے دیگر پہلوؤں کے ساتھ مزاح بھی کشید کر لیتے۔ انہوں نے اپنے سفر کے دوران بہت سے ملکوں کی سیر کی اور بہت سارے لوگوں سے ملاقاتیں بھی۔ وہ دیگر عسکری ادیبوں کی طرح اپنی ذات کو مزاح کا نشانہ بنانے میں دریغ نہیں کرتے تھے۔ وہ حقیقت کو جھوٹ کے پردوں میں چھپانے کے قائل نہیں تھے۔ وہ صاف بات منہ پہ کہنا جانتے تھے۔ وہ ان لوگوں میں سے نہیں تھے جو اپنی ذات کو بڑھا چڑھا کر پیش کریں اور لوگوں سے داد وصول کریں۔ ایک جگہ وہ اپنے ایک موضوع کہ "سوزن کے سامنے ہمیں انگریزی بھول گئی" میں اپنی کیفیت بیان کرتے ہوئے ایک واقعے سے یوں مزاح کشید کرتے ہیں:

"سوزن نے مصافحہ کے لیے ہماری طرف ہاتھ بڑھایا اور ایک تبسم میں لپٹا ہوا مزاج پرسی کا کلمہ کہا ہم نے ہاتھ میں اس کے ہاتھ لیتے ہوئے تبسم کے جواب میں تو تبسم کہا مگر کلمے کے جواب میں زبان گنگ ہو گئی ہمیں انگریزی ہمیشہ دو موقعوں پر بھول جاتی ہے۔ انگریزوں کے سامنے اور حسینوں کے سامنے اور سوزن تو دو آتشہ تھی کہ انگریز بھی اور حسین بھی۔"(۳)

آپ کی تحریر میں طنز ہے مزاح ہے بے ساختگی اور روانی ہے۔ اسلوب کے اندر ایک عجیب قسم کی چاشنی اور لذت ہے۔ وہ الفاظ کو اس طرح استعمال کرتے ہیں کہ ان کی فصاحت وبلاغت قاری پر پوری طرح واضح ہو جاتی ہے۔ کرنل محمد خان کے اسلوب اور تحریروں کو مسکراتی ہوئی تحریریں کہا جائے تو اس میں مبالغہ نہ ہو گا۔

اس کے بارے میں نامی انصاری ایک جگہ یوں لکھتے ہیں:

"یہ سفر نامہ خالص ادبی مزاح نگاری کا ایک بہترین نمونہ ہے۔ ۳۱۴ صفحات کی اس کتاب کو کہیں سے بھی کھول لیجئے محمد خان کی گل افشانیءِ گفتار کی خوشبو آپ کے دل و دماغ کو معطر کر دے گی۔ اس میں آورد نہیں آمد ہے۔ بے ساختگی ہے پرکاری ہے اور ایک ایسا اچھوتا ذائقہ ہے جس سے کام و دہن ابھی تک نہ آشنا تھے۔"(۴)

کرنل محمد خاں کے ہاں لفظی ادل بدل اور مزاحیہ صورت واقعہ کے ساتھ ساتھ کسی شخص کے کردار اور حلیے کو بیان کرتے ہوئے بھی مزاح کشید کیا گیا ہے۔ اس سلسلے میں وہ بڑے نپے تلے اور موقع کی مناسبت سے الفاظ استعمال کرتے ہیں۔ وہ واقعات کا تذکرہ کرتے ہوئے اپنی تحریر کو اس طرح قاری کے سامنے پیش کرتے ہیں کہ اس میں کسی قسم کا جھول محسوس نہیں ہوتا۔ اسی طرح "بسلامت روی" میں وہ اپنے ایک مضمون "موٹی محبوبہ ایک طرح کا بونس ہے" میں کراچی نژاد ایک آفیسر ٹام کالسن کے حلیہ کو یوں بیان کرتے ہیں جسے پڑھ کر قاری کے لبوں پر بے اختیار ہنسی آجاتی ہے:

"اگر وہ ہلکی پھلکی لڑکیاں جنس لطیف کا دلربا نمونہ تھیں تو یہ ٹوٹ بٹوٹ بھینسا صنف کثیف کا بڑا دل خراش نمائندہ تھا۔ یعنی مرد اور موٹا ہونے کے علاوہ اور موٹا تھا۔ گردن یوں تو اصلی تھی لیکن معلوم ہوتا تھا گلے میں ٹائر پہن رکھا ہے اگر یہ شخص وزن کرنے کی مشین پر ایک پاؤں رکھتا تو یقیناً دوسرا پاؤں رکھنے سے پہلے مشین کا دم ہمیشہ کے لیے گھٹ جاتا۔ باتیں کرتے ہوئے بازو بلند کرتا تو معلوم ہوتا دونوں ہاتھوں سے کیلے کے گچھے لہرا رہا ہو۔"(۵)

کرنل محمد خان اپنے ساتھ پیش آنے والے چھوٹے چھوٹے واقعات اور راہ چلتے انسانوں سے ہونی والی ملاقاتوں سے مزاح کشید کر لیتے تھے۔ آپ نے ایک عرصہ فوج میں گزارا مگر بسلامت روی میں کسی جگہ بھی فوجی زبان یا رنگ واضع

نظر نہیں آتا۔ وہ اپنے ارد گرد ہونے والے معاشی، معاشرتی، سیاسی اور تہذیبی واقعات سے طنز و مزاح کے رنگ چراتے ہیں۔

ڈاکٹر طاہرہ سرور آپ کے اعلی ذوق کے بارے میں اپنی کتاب "عساکر پاکستان کی ادبی خدمات اُردو نثر میں" ایک جگہ یوں لکھتی ہیں:

"کرنل محمد خان زندگی کے عام اور ہلکے پھلکے پہلو لے کر ان سے اعلیٰ درجے کا مزاح پیدا کرنے میں خاص مہارت رکھتے تھے۔"(٦)

"بسلامت روی" کرنل محمد خان کا دلکش اور دلچسپ سفر نامہ ہے۔ بنیادی طور پر سفر ناموں میں سفر میں آنے والے دلچسپ واقعات، جذبات اور مشکلات کا ذکر کیا جاتا ہے۔ یا اس ملک کے جغرافیائی اور تاریخی حالات بیان کئے جاتے ہیں۔ لوگوں کے رہن سہن اور طرزِ معاشرت پر بحث کی جاتی ہے۔ وہاں کے رسم ورواج، تاریخی عمارات، سیر گاہوں اور مشہور مقامات کا ذکر انتہائی خوبصورت انداز میں کیا جاتا ہے۔ مگر یہ ایسا سفر نامہ ہے جس میں لوگوں کی نفسیات، کیفیات اور احساسات کو طنزیہ و مزاحیہ انداز میں پیش کیا گیا ہے۔ لندن میں ایک واقعہ بیان کرتے ہوئے وہاں کی عورتوں کی نفسیات کو دلکش اسلوب میں بیان کیا گیا ہے:

"اپنی قسمت پوچھنے کے لیے ہر پاکستانی کے آگے ہاتھ پھیلا دیتا ہے کیونکہ وہ ہر پاکستانی کو پامسٹ سمجھتا ہے۔ آپ لندن میں کسی میم کا ہاتھ تھام کر کہیں کہ مس تیری تقدیر میں شہزادہ لکھا ہے۔ تو ممنون ہو کر آپ کا منہ چوم لے گی اور کہے گئی اک بار پھر کہو ذرا! نیز اور کیا لکھا ہے:

ضروری انتباہ! اس مقام پر نووارد پاکستانی پامسٹ قند مکرر کے لالچ میں کہہ دیتے ہیں کہ پہلے شہزادے کے علاوہ ایک اور شہزادہ بھی لکھا ہے یہ ٹھیک نہیں ہوتا۔ میمیں بے وقوف تو ہیں لیکن اتنی بے وقوف نہیں کہ یکے بعد دیگرے دو شہزادوں کا یقین کر لیں چنانچہ ہونٹ بھینچ کر ہاتھ کھینچ لیتی ہیں سو ایک وقت میں ایک شہزادے کی بشارت دینی چاہیے۔"(٧)

پاسپورٹ بنانے کا مرحلہ ہو یا ڈیپارٹمنٹ سے چھٹی لینے کا، ایئر ہوسٹس کا تذکرہ ہو یا کسی ایئر پورٹ کا، کسی لائبریری کا ذکر ہو یا کسی تفریح گاہ کا۔ اپنی اپنی جگہ پر سب دلچسپی سے پُر ہیں مگر لوگوں کے ساتھ ملاقاتوں کو اتنے اچھے انداز سے بیان کرنا اور قاری کو کسی جگہ بوریت محسوس نہیں ہونے دیتا اور تحریر میں شگفتگی اور برجستگی برقرار رکھنا صرف کرنل محمد خان کا کمال ہے۔ آپ کے ہاں موضوعات کے ساتھ شوخی گفتار بھی ہے جو آپ کو دیگر عسکری ادیبوں سے ممتاز کرتی ہے۔ ڈاکٹر گلشن طارق اپنے ایک مضمون میں کرنل صاحب کے بارے میں اپنی رائے کا اظہار یوں کرتی ہیں:

"سفر نامے کے متعدد زاویئے ہوسکتے ہیں۔ مثلاً کسی ملک کا تاریخی مطالعہ، طرزِ تمدن کا مشاہدہ، مشہور مقامات، قابل دید اشیاء، عمارات اور عجائبات کا مشاہدہ، تہذیبی اور ثقافتی مشاہدہ، مگر ان سب سے اہم ہے کسی ملک کے انسانوں کا مطالعہ اور کرنل محمد خان نے اپنے سفر نامے میں اسی زاویہ نظر کو ملحوظ رکھا ہے۔ مگر اس میں سب سے بڑی بات ان کا طرزِ بیان اور شوخی گفتار ہے جو اس سفر نامے کے ہر لفظ اور ہر جملے سے چھلک رہی ہے۔"(۸)

ہر مزاح نگار نے بیوی کو طنز و مزاح کا نشانہ بنایا ہے۔ یوں کرنل محمد خان نے بھی اپنے سفر نامے میں طرح طرح کے واقعات اور حادثات کو بڑے چٹخارے لے لے کر بیان کیا ہے۔ کرنل صاحب کے سفر نامے کو پڑھتے ہوئے ایک عجیب احساس ہوتا ہے وہ بناوٹی باتوں سے پرہیز کرتے ہوئے اپنی داستان بڑی روانی سے سناتے چلے جاتے ہیں۔ ہمیں واقعی آورد کے بجائے آمد کا احساس ہوتا ہے۔ کرنل صاحب فرانس میں ایک دوکان پر جاتے ہیں اور وہاں سے اپنی بیگم کے لیے سویٹر خریدنا چاہتے ہیں۔ اس میں وہ یہ بھی بتانا چاہتے ہیں کہ فرانس کی دکانوں پر عورتیں سودا سلف بیچتیہیں اور ان کا گاہکوں کے ساتھ رویہ کتنا اچھا اور دل فریب ہوتا ہے۔ یہاں پر کرنل صاحب نے بڑے رومینٹک انداز میں واقعہ بیان کرتے ہوئے اس کے اندر مزاح کی شیرینی شامل کی ہے۔ کرنل صاحب کے ہاں برجستہ جملوں کا ڈھیر دکھائی دیتا ہے جسے وہ استعمال کرتے اور پھول نچھاور کرتے ہوئے مزاح پیدا کرتے چلے جاتے ہیں۔ اسی طرح کا ایک واقعہ ملاحظہ ہو:

"اور ہمیں پہلی دفعہ پتا چلا کہ سویٹر خریدنے سے پہلے اس کا سائز معلوم ہونا چاہیے جو ہمیں معلوم نہ تھا۔ ہمیں اپنی سادہ لوحی کا احساس ہوا اور معافی مانگ کر لوٹنے کو ہی تھے کہ برشی بولی ٹھہریئے! اور فرانسیسی میں ذرا بلند آواز سے کسی کو پکارا نتیجہ یہ نکلا مختلف اونچائیوں اور گولائیوں کی چھ لڑکیاں اپنے کاؤنٹر چھوڑ کر ہمارے سامنے سینہ تان کر قطار میں کھڑی ہو گئیں۔ برشی نے.... مجھے.... دعوت دی.... موسیو...... ان لڑکیوں کو دیکھیں اور بتائیں کہ ان میں کس کا سائز آپ کی بیگم کی یاد دلاتا ہے۔"(۹)

"بسلامت روی" کے اسلوب بیان، مزاحیہ واقعات اور خوشگوار ملاقاتوں کو دیکھ کر ڈاکٹر رؤف پاریکھ کرنل محمد خان کے اس سفر نامے کی تعریف کچھ ان الفاظ میں کرتے ہیں:

"صحیح معنوں میں مزاحیہ سفر نامہ ابن انشاء کے علاوہ کرنل محمد خان ہی لکھ پائے ہیں۔"(۱۰)

کرنل محمد خان نے ظرافت، خوش بیانی اور حسن بیان کے ساتھ ساتھ کہیں کہیں طنز کی کڑوی اور کسیلی گولیاں بھی قاری کو کھلانے کی کوشش کی۔ اس نے اپنا سفر رائیگاں نہیں گزارا بلکہ ہر ہر ملاقات اور ملک سے ایسے ایسے واقعات اور کار آمد باتیں کشید کی ہیں جو ہماری قوم اور ملک کے لیے فائدے مند ہیں۔ وہ ایرانی تہذیب کا اپنی تہذیب و ثقافت سے یوں

موازنہ کرتے ہیں۔ موازنہ، تکرار اور تضاد بھی مزاحیہ حربوں میں بہت اہم ہیں۔ کرنل صاحب نے ان حربوں کو بار بار استعمال کر کے طنز اور مزاح پیدا کرنے کی عمدہ کوشش کی ہے۔ آپ کا انداز دیکھیں:

''ہمارے ہاں تو خیر اب برقعے کے علاوہ دوپٹہ کی صرف "د" ہی باقی ہے اور وہ بھی صرف علامتی شکل اختیار کرنے والی ہے۔ یعنی کسی دن کو پائیز مزاج خاتون دوپٹے کے بجائے سینے کی جیب پر ریشم سے حرف ''د'' کاڑھ لے گی اور پارٹی میں نکل آئے گی۔ ''(۱۱)

کرنل صاحب نے اپنے سفر نامے میں انگریزی، فارسی اور پنجابی الفاظ کا برمحل استعمال کیا ہے اور ساتھ ساتھ غالب، اقبال، فیض اور سید ضمیر جعفری کے اشعار اور مصرعوں کو اپنے جملوں میں اس نفاست سے پرویا ہے کہ متن کی خوبصورتی اور حسن میں دلکش اضافہ ہو گیا ہے۔ اور یوں پنجابی الفاظ کو اس کاریگری اور ترتیب سے استعمال کیا ہے کہ لفظ لفظ اور سطر سطر سے مزاح کے جھرنے پوٹتے دکھائی دیتے ہیں اور اپنے ایک سکھ کلاس فیلو کو یوں ملتے ہیں:

''اور پھر ذرا غور سے دیکھنے بعد ہمیں کہنے لگے اوئے توں تے محمد خان ایں..... او سوہنیوں تسیں کیہڑے پاسیوں لیکن پیشتر اس کے کہ ہم اپنی سمت کا نام لے سکتے، سردار جی نے ہمیں بازوؤں میں لپیٹ لیایوں جسے روسی ریچھ نے گلے لگایا ہو اس ہم کناری کے دوران ہم نے کسی نہ کسی طرح سانس لینے کا بندوبست کیا اور جب گرفت ذرا ڈھیلی پڑی تو پورا سانس لے کر اس بے تکلف ہم جماعت کو پہچاننے کی کوشش کی اور کہا تم تیجا سنگھ ھو:

ہنس کر بولا نہیں اک واری فیر بُجھ

میں نے سردار جی کی ڈاڑھی کے پھیلاؤ اور مونچھوں کے گھیراؤ سے گزر کر بائس سال پیچھے ماضی میں جھانکنے کی کوشش کی لیکن روشنی نظر نہ آئی تو کل پر کہا:

سردول سنگھ!

بولا چھوڑ یار..... تینوں ساریاں چیلاں یاد نے تے اپنے گوانڈھی نوں بھل گیا ایں۔

میں کرپال آں۔ "(۱۲)

عساکر پاکستان کے بہت سے لکھاریوں نے اردو میں انگریزی زبانوں کے الفاظ استعمال کر کے مزاح پیدا کرنے کی کوشش کی ہے۔ مگر کرنل صاحب کا اپنا ایک منفرد رنگ ہے۔ جو دوسروں کے ہاں بہت کم دکھائی دیتا ہے آپ نے پورے سفر نامے کو مزاح کا ایک گل دستہ بنا کر پیش کرنے کی کوشش کی ہے آپ کے سفر نامے ''بسلامت روی'' کے بارے میں کرنل خالد مصطفیٰ ایک جگہ یوں لکھتے ہیں:

”۱۹۷۵ء میں شائع ہونے والا یہ سفر نامہ برطانیہ کے سفر کی کہانی ہے۔ یہ سفر مصنف نے برطانیہ کے محکمہ تعلیم کی دعوت پر کیا تھا، مصنف نے اس سفر کے ایک ایک پل سے مزاح کشید کیا ہے۔“[۱۳]

کرنل محمد خان ان عساکر ادیبوں میں سے ہیں جنہوں نے اپنا ایک منفرد رنگ شناخت کروایا ہے۔ آپ نے کسی کی تقلید نہیں کی۔ آپ نے جتنا لکھا طنز و مزاح میں بھگو کر لکھا اور اُردو دب کو ایک نرالا اور اچھوتا اسلوب بخشا۔ ڈاکٹر انور سدید بھی آپ سے متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکے آپ نے کرنل صاحب کے بارے اپنے خیالات کا اظہار یوں کیا:

”کرنل محمد خان کا شمار ان مزاح نگاروں میں ہوتا ہے۔ جو زندگی کے بجھے ہوئے ماحول میں داخل ہوتے ہیں۔ پھولوں کے گلدستے کو فضا میں بکھیرنا شروع کرتے ہیں۔ ماحول پہلے انہیں حیرت کی نظر سے دیکھتا ہے اور پھر فضا میں ہر طرف اڑتے ہوئے پھولوں کو سمیٹنے لگتا ہے۔“[۱۴]

کرنل صاحب نے یہ سفر نامہ برطانیہ کے محکمہ تعلیم کی دعوت پر کیا جس میں انہوں نے بہت سے ممالک کی سیر کی۔ دیگر چیزوں کے ساتھ ان کی درسگاہوں کا وزٹ کیا۔ وہاں کی تعلیم اور اساتذہ کا مشاہدہ کیا۔ ایک جگہ پر بڑا طنزیہ انداز اختیار کرتے ہوئے انہوں نے ہمارے تعلیمی نظام کو پیش کرنے کی کوشش کی ہے۔ وہ لکھتے ہیں:

”یہ نہیں کہ انہیں خوب صورت عمارت بنانا نہیں آتی اس کی نئی عمارات تو خوابوں کی دنیا سے لائی ہوئی لگتی ہیں۔ لیکن آکسفورڈ کی عمارتیں جتنی پرانی ہیں تعلیم اتنی ہی نئی ہے۔ گویا انگریزوں نے یہاں بھی وہی حرکت کی ہے جو پاکستانی مزاج کے منافی ہو۔ ہمارے مزاج کا تقاضہ تو یہ تھا کہ کیمپس اپ ٹوڈیٹ ہو تعلیم خواہ ایک دو صدیاں پچھڑی ہوئی ہو اور ہماری جدید ترین تعلیمی دریافت کی تو انہیں خبر ہی نہیں کہ یونی ورسٹی موجود ہے مگر تعلیم مفقود کہ طلبا جلوس نکالنے چلے گئے اور استاد انتظار کرتے کرتے ریٹائرڈ ہو رہے ہیں۔“[۱۵]

کرنل صاحب کے ہاں زیادہ تر کرداری، مکالماتی یا مزاحیہ صورت واقعہ کے انداز میں مزاح پیدا کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ خوش مزاجی اور شگفتگی کرنل صاحب کے اسلوب میں بدرجہ اتم موجود ہے۔ آپ کے ہاں الفاظ کا رقص مزاح کی صورت میں دکھائی دیتا ہے۔ آپ کے ہاں طنز بھی ہے مگر اس کا رنگ قدرے پھیکا اور کم ہے۔ وہ مناظر فطرت اور ماحول کی رنگارنگی سے مزاح کشید کرنے کے تمام حربوں سے بخوبی واقف ہیں۔ آپ کے بارے میں فریحہ نگہت ایک جگہ یوں لکھتی ہیں:

”بسلامت روی میں کرنل محمد خان نے مزاح پیدا کرنے کے لیے مزاحیہ صورت واقعہ، کردار نگاری اور شعری وادبی اصطلاحات کا نہایت اعلیٰ استعمال کیا ہے۔ ان کے مزاح میں بے ساختگی، لطافت اور نرمی کا عنصر پایا جاتا ہے۔“[۱۶]

کرنل صاحب نے اس سفر نامے میں ایک دو جگہ نہیں بلکہ بے شمار جگہوں پر اس طرح کا انداز اختیار کیا ہے جہاں پر انہوں نے اپنے آپ کو طنز و مزاح کا نشانہ بنایا ہے۔ یہ کسی بھی تخلیق کار کے لیے مشکل کام ہوتا ہے۔ مگر کرنل صاحب نے اس مشکل کام کو بڑے قرینے سے طنز و مزاح کے پیرائے میں ڈھال کر قاری کو ہنسنے کا موقع فراہم کیا ہے۔ آپ کے ہاں گو متنوع موضوعات کی کمی ہے مگر احساس کی شدت اور مشاہدے کی گہرائی بلا درجے کی پائی جاتی ہے۔ آپ نے چلتے پھرتے کرداروں سے مزاح کشید کرنے کا انوکھا انداز اپنایا ہے۔ ایک اور جگہ پر انہوں نے نہایت شگفتہ اور شستہ انداز میں اپنی ذات کو مزاح کا نشانہ بنایا ہے۔ انداز ملاحظہ ہو:

"چنانچہ کتاب بغل میں داب کر اٹھنے لگے تو پروفیسر صاحب کی نگاہ اتفاقاً کتاب پر جا پڑی۔

بولے: "یہ کون سی کتاب ہے:"

ہم نے تقریباً اعترافِ جرم کرتے ہوئے کہا:

یہ میں نے لکھی ہے، تو ماشااللہ آپ مصنف بھی ہیں، میں اسے دیکھ سکتا ہوں۔

دراصل آپ کے لیے ہی لایا تھا لیکن.............

"تو لایئے"

کتاب لیتے ہوئے پروفیسر صاحب نے شکریہ ادا کیا اور اسے دو تین جگہ سے کھولا کچھ دیکھا، کچھ پڑھا اور ہم اس انتظار میں بیٹھ گئے کہ شاید اب آخری وقت ہی ہماری قدر و قیمت پہچانتے اور ہدیہ تحسین پیش کرتے ہیں۔ پاکستان میں تو کئی مہربانوں نے کتاب پڑھے بغیر ہمیں مبارک باد کے خط لکھے تھے۔ آخر پر پروفیسر صاحب بولے آپ کی کتاب کی چھپائی اچھی ہے۔ ہم خاموش رہے کہ اس تحسین کا رخ ہماری طرف نہ تھا، چھاپہ خانہ کی سمت تھا۔"[۱۷]

کرنل صاحب نے اردو طنز و مزاح کی روایت میں جاندار اور بھرپور اضافہ کیا ہے۔ آپ کی تحریر میں ایک نیا بانکپن ہے۔ آپ نے فطرت کی یوں منظر نگاری کی ہے کہ ہر چیز کھل اٹھی ہے۔ اور سارے منظر صاف اور دُھلے دُھلے نظر آتے ہیں۔ آپ نے طنز و مزاح کو ایک جگہ اکٹھا پیش کر کے اردو کی شان میں اضافہ کیا ہے۔ ڈاکٹر سبینہ اویس آپ کے بارے میں ایک جگہ یوں لکھتی ہیں:

"اردو مزاح کو کرنل صاحب نے ایک نیا بانکپن بخشا۔ ان کو ایک مزاح نگار کی حیثیت سے بہت سراہا گیا ہے اور انہوں نے اپنی تصانیف میں لذت، شیرینی، شگفتگی، شوخی، بے باکی اور زندہ دلی کے ساتھ ساتھ جمال پسندی کا بھی اضافہ کیا

ہے۔ سچ تو یہ ہے کہ انہوں نے اپنے منفرد اسلوب اور معیار قائم کرکے اردو مزاحیہ ادب کے وقار میں اضافہ کیا ہے۔"[۱۸]

کرنل محمد خان عساکر پاکستان کے صاحب طرز مزاح نگار ہیں۔ آپ کی خوبیوں کو دیکھتے ہوئے بریگیڈیئر اسماعیل صدیقی نے آپ کو اردو مزاح کا جنرل رومیل کہا تھا۔

کرنل صاحب نے مزاحیہ صورت واقعہ، اشعار کے مختلف مصرعوں، لفظی ادل بدل، مکالماتی مزاح اور کرداری مزاح کی بے شمار مثالیں اپنے اس سفر نامے میں بطور یادگار چھوڑی ہیں۔ اس سفر نامہ میں کہیں تو اجلی اجلی صبح کا ذکر ہے اور کہیں اداس شاموں کا، کہیں پر پرندے بولتے نظر آتے ہیں تو کہیں کالی رات کا سناٹا، کہیں پر زرق برق، کوٹھیوں کا ذکر ہے تو کہیں پہ چلتی شاہراہیں، کہیں پر انگریزی میموں کا ذکر ہے تو کہیں پر فوجی افسروں کا۔ لہٰذا "بسلامت روی" ایک ایسا گلدستہ ہے جس میں ہمیں رنگ برنگے پھول کھلتے نظر آتے ہیں۔ اس سفر نامے میں مزاح کی چاشنی بھی موجود ہے اور ایک گہری فکر بھی، جہاں وہ لوگوں کو ہنسانے کی کوشش کرتے ہیں وہاں وہ ایک ایسا فکری شعور بھی بیدار کرتے ہیں اور وہ بھی طنز کی اوٹ میں جہاں انسان سوچنے پر مجبور ہو جاتا ہے۔ اور لوگوں کی بھلائی کے بارے میں فکر مند ہو جاتا ہے۔ ان تمام اوصاف کی بناء پر کرنل صاحب کا نام عساکر پاکستان کے مزاح نگاروں میں صفِ اول کے طور پر جانا جاتا ہے۔ جب تک اردو طنز و مزاح کی تاریخ زندہ ہے کرنل صاحب کا نام بھی اسی شان سے زندہ رہے گا۔

حوالہ جات

۱۔ محمد خان، کرنل، "بسلامت روی" غالب پبلشرز، لاہور، ۱۹۹۲، ص ۱۲۔۱۳

۲۔ ایضاً، ص ۶۱

۳۔ ایضاً، ص ۱۹۰

۴۔ نامی انصاری، "آزادی کے بعد اُردو نثر میں طنز و مزاح" ایجوکیشن ہاؤس، دہلی، ۲۰۰۳ء، ص ۱۱۹

۵۔ محمد خان، کرنل، "بسلامت روی"، غالب پبلیشرز، لاہور، ۱۹۹۲ء، ص ۲۰۶

۶۔ طاہرہ سرو، ڈاکٹر، "عساکر پاکستان کی ادبی خدمات اردو نثر میں"، سانجھ پبلی کیشنز، لاہور، اشاعت دوم، ۲۰۱۹ء، ص ۲۱۶

۷۔ محمد خان، کرنل، "بسلامت روی"، غالب پبلیشرز، لاہور، ۱۹۹۲ء، ص ۱۲۶

۸۔ گلشن طارق، ڈاکٹر، مضمون، ”کرنل محمد خان ایک ممتاز و منفرد مزاح نگار“، مشمولہ نورِ تحقیق، لاہور گیریژن یونی ورسٹی، لاہور، جولائی تا ستمبر ۲۰۱۹ء، شمارہ ۱۱، ص ۱۴۹

۹۔ محمد خان، کرنل، ”بسلامت روی“ غالب پبلیشرز، لاہور، ۱۹۹۲ء، ص ۲۸۲

۱۰۔ رؤف پاریکھ، ڈاکٹر، ”اردو نثر میں مزاح نگاری کا سیاسی اور سماجی پس منظر“ ۲۰۳

۱۱۔ محمد خان، کرنل، ”بسلامت روی“، غالب پبلیشرز لاہور، ۱۹۹۲، ص ۳۲۳

۱۲۔ ایضاً، ص ۳۲۱، ۳۲۰

۱۳ خالد مصطفٰے، کرنل، ”وفیات اہل قلم عساکر پاکستان“، فکشن ہاؤس لاہور، ۲۰۱۴ء، ص ۱۳۵

۱۴۔ انور سدید، ڈاکٹر، مضمون، مشمولہ رسالہ آہنگ قلب، جنوری ۱۹۹۲، ص ۲۶۳

۱۵۔ محمد خان، کرنل، ”بسلامت روی“، غالب پبلیشرز لاہور، ۱۹۹۲، ص ۲۶۳

۱۶۔ فریحہ نگہت، ”بری فوج کے مزاح نگار“، پنجاب یونی ورسٹی اورینٹل کالج لاہور، ۱۹۹۱ء، ص ۳۳

۱۷۔ محمد خان، کرنل، ”بسلامت روی“، غالب پبلیشرز لاہور، ۱۹۹۲، ص ۲۲۹

۱۸۔ سبیہ اویس، ڈاکٹر، مضمون، ”کرنل محمد خان اردو مزاح کے آئینے میں“، مشمولہ نورِ تحقیق، لاہور گیریژن یونی ورسٹی، لاہور، جولائی تا ستمبر ۲۰۱۹ء شمارہ ۱۱، ص ۱۹۰